مشرق وسطی کا مسئلہ دنیا کے امن و سلامتی کیلئے ایک بہت بڑا اور اہم مسئلہ ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱ / دسمبر ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں:-

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (الاعراف: ۵۶، ۵۷)

پھر حضور انور نے فرمایا:-

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل انسان بین الاقوامی امن کے اصول سے بھی ناواقف تھا۔ اس لئے کہ ایک تو انسان کی طرف قوم قوم اور ملک ملک کے حالات کے مطابق آسمانی وحی نازل ہو رہی تھی اور دوسرے اس لئے بھی کہ اقوام عالم کا باہمی رابطہ ایسا نہ تھا کہ امن ہو تو عالمگیر ہو اور فساد ہو تو عالمگیر ہو۔ گویا بعثت نبویؐ سے قبل نہ عالمگیر اصلاح کے لئے آسمانی ہدایت کی ضرورت تھی اور نہ عالمگیر فساد کے امکانات تھے بلکہ کئی علاقے تو ایسے بھی تھے جن کے مہذب کہلانے والی دنیا کو خبر ہی نہ تھی چنانچہ جب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور آپؐ کے ذریعہ آسمانی ہدایت اور شریعت کی تکمیل کی گئی۔ آپؐ کی بعثت کے ساتھ تکمیل ہدایت ہوگئی تو پھر قرآن کریم نے تمام بنی آدم کو اجتماعی طور پر مخاطب کیا۔ نوعِ

انسانی کے سب افراد، دنیا کے سب ممالک اور سب خطے قرآنی احکام کے مخاطب ٹھہرے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ اب جبکہ عالمگیر اصلاح کے سامان پیدا ہو چکے ہیں اور اصلاح کے ان سامانوں کے بعد عالمگیر فتنہ وفساد سے بچنے کی راہیں بھی معین کر دی گئی ہیں اور علم کی اشاعت کی وجہ سے ان پر چلنا بھی آسان ہو گیا ہے اس لئے وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا اس اصلاح کے بعد تم کوشش کرو کہ عالمگیر فساد رونما نہ ہو یا عالمگیر فساد بپا ہونے کے محرکات پیدا نہ ہوں تاہم انسان اپنے زور سے ایسا نہیں کر سکتا اس کے لئے انسان اللہ تعالیٰ کی نصرت، مدد، راہنمائی اور عملی توفیق کا ہر آن محتاج ہے اس لئے فرمایا دعا کے ساتھ خدا کی مدد مانگو اور کوشش کرو کہ اصلاح کے سامان پیدا ہو جانے کے بعد انسانی ذہن اور مادی طاقتیں فساد کی طرف مائل نہ ہوں۔ انسان بسا اوقات مادی طاقتوں کے بل بوتے پر فساد بپا کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔اس خطرناک رجحان کو روکنے کے لئے اجتماعی طور پر بھی اور انفرادی لحاظ سے بھی دعاؤں کی ضرورت ہے۔اس لئے فرمایا خاموشی سے چپکے چپکے بھی دعاؤں میں لگے رہو اور تضرع اور ابتہال کے ساتھ اور گڑگڑا کر بھی دعائیں مانگو کہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایت یعنی قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق دنیا میں امن اور امان قائم ہو جائے اور ہر طرف صلح اور آشتی کی فضا پیدا ہو جائے۔

آج دنیا کی اکثریت یا تو سرے سے دعا پر یقین ہی نہیں رکھتی یا منہ سے اس یقین کے اظہار کے باوجود دعاؤں کی طرف اس رنگ میں متوجہ نہیں رہتی جس رنگ میں اللہ تعالیٰ نے زندگی کے ہر لمحہ میں دعا کی طرف متوجہ رہنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اگر اس وقت اسلام میں کوئی جماعت دعا پر یقین رکھتی ہے اور اس یقین کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو جماعتی اور انفرادی ہر دو لحاظ سے دعا پر کامل یقین رکھتی ہے اور علم کے ساتھ عمل کی کوشش کرتی ہے۔ یہ ایک عالمگیر روحانی جماعت ہے۔ ایک بین الاقوامی خالص مذہبی اور غیر سیاسی جماعت ہے۔ یہ ساری دُنیا میں پھیلی ہوئی جماعت ہے۔ اس لئے دنیا میں جہاں جہاں بھی فساد کے حالات پیدا ہوں یہ جماعت ان سے لازماً متاثر ہوتی ہے۔ افراد جماعت پر بھی عالمی فتنہ فساد کا اثر پڑتا ہے۔ گویا وہ امن اور سلامتی اور صلح اور آشتی جس

کے قیام کے لئے اسلام کو قائم کیا گیا ہے اگر اس کے برعکس حالات پیدا ہوں تو جماعت ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ اس لئے ہم یہی چاہتے ہیں اور یہی ہماری دلی خواہش ہے کہ دنیا میں امن اور سلامتی اور صلح اور آشتی کا دَور دورہ ہو لیکن جب کبھی دنیا میں فساد رونما ہوتا ہے تو یہ جماعت ہی ہے جو انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی رنگ میں بھی دعا کی طرف توجہ کر سکتی ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو موجودہ حالات میں پہلے سے بھی زیادہ دعا کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔

اس وقت ویسے تو دنیا کو بہت سے مسائل درپیش ہیں لیکن فوری طور پر عالمگیر نوعیت کے دو مسئلے بڑے واضح ہیں جن کی طرف آج کا انسان نوعِ انسانی کی حیثیت سے بھی اور انسانیت کا نچوڑ اور انسان کامل کا متبع ہونے کے لحاظ سے بھی اجتماعی طور پر غور کر رہا ہے۔ ان میں سے ایک مسئلہ مشرق وسطیٰ میں پیدا شدہ فساد کے حالات کو دور کرنے کی کوشش سے متعلق ہے۔ یہ کوشش شاید آج جنیوا میں شروع ہو جائے گی یا ممکن ہے اس میں کوئی روک پیدا ہو گئی ہو اس لئے یہ کوشش کچھ دن کے لئے ملتوی ہو جائے۔ واللہ اعلم۔ بہر حال دنیا کے امن اور سلامتی کے لئے یہ ایک بہت بڑا اور نہایت ہی اہم مسئلہ ہے۔ ہم احمدیوں کو یہ مسئلہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کیونکہ وہ جنگ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی گئی تھی اور جس سے یہ خطرہ بھی پیدا ہو سکتا ہے (جیسا کہ بتایا گیا ہے) کہ خطہ ہائے ارض سے زندگی (صرف انسانی زندگی نہیں بلکہ ہر قسم کی زندگی) کا خاتمہ ہو جائے کیونکہ لوگوں نے ایٹم اور ہائیڈروجن بم وغیرہ قسم کے مہلک ہتھیار ایجاد کر رکھے ہیں۔ اس بھیانک جنگ کی (خدا اس سے محفوظ رکھے) اگر ابتداء ہوئی تو اس کی ابتداء انہی علاقوں سے ہوگی جہاں آجکل فساد پیدا ہو رہا ہے اور مسلمان علاقوں کو ان کے حقوق سے محروم رکھنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی تھی اس وقت شام کا جغرافیہ کچھ اور تھا اور آج کچھ اور ہے۔ چنانچہ پیشگوئیوں میں یہ بتایا گیا کہ ارضِ شام سے اس جنگ کے شعلے بھڑک سکتے ہیں یعنی شام سے اس جنگ کی ابتداء ہو سکتی ہے۔ تاہم یہ ایک انذاری پیشگوئی ہے جو دعاؤں، صدقات، اصلاحِ نفس اور توبہ واستغفار سے ٹل سکتی ہے۔ اگر انسان اسلام نہ بھی لائے لیکن اپنے دل میں ایک حد تک

خشیّت اللہ پیدا کرے تب بھی اگر وہ اپنی فطرت کے تقاضوں کے مطابق عقل سے کام لے تو ان خطرات سے بچ سکتا ہے۔ اگر انسان نے اسلام کی روشنی حاصل نہ بھی کی ہو تب بھی فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا (الروم: ۳۰) سے انسانی فطرت کی کوئی نہ کوئی جھلک اور دھندلی سی روشنی کام دے سکتی ہے اگرچہ وہ اتنی منور نہیں ہوتی، اس میں اتنی چمک نہیں ہوتی جتنی اسلام کے نور سے فطرت انسانی منور ہوکر دنیا میں روشنی پیدا کرتی ہے لیکن بہرحال انسانی فطرت کے اندر ایک دھندلی سی روشنی ضرور پائی جاتی ہے اس کے مطابق ہی اگر دنیا کام کرے اور خدا کی طرف رجوع کرے تب بھی لوگ خدا کے غضب سے بچ سکتے ہیں اور ایٹمی جنگوں کی تباہی سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس وقت انسان اپنے ہی ہاتھوں تباہی کے سامان پیدا کر رہا ہے اور ایک بین الاقوامی فساد کے خطرہ کا موجب بن رہا ہے۔ اس عالمی خطرہ کو دور کرنے کے لئے بعض کوششیں شروع ہو رہی ہیں۔ ممکن ہے آج شروع ہو جائیں یا چند دن کے التواء کے بعد شروع ہوں۔

پس اسلام نے دنیا میں امن اور سلامتی کی فضا پیدا کرنے کی تعلیم دی ہے۔ قرآن کریم نے امن وسلامتی اور صلح وآشتی کی فضا پیدا کرنے اور اسے قائم رکھنے کے لئے جو تعلیم دی ہے اس میں تمام بنی نوع انسان مخاطب ہیں۔ ہر انسان کو (خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان) مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم نے دنیا میں فساد نہیں کرنا ورنہ تمہیں اس کی سزا ملے گی۔ امن وسلامتی میں انسان کی بہتری ہے اس لئے انسان کو دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کر کے دنیوی فتنہ وفساد کو دور کرنے کی کوشش کرنی پڑے گی۔

جیسا کہ میں نے بتایا ہے صرف جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جس کی (الاّ ماشاء اللہ کچھ کمزور احمدی بھی ہوتے ہیں اس سے میں انکار نہیں کرتا لیکن) بحیثیت مجموعی بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو دعاؤں پر تکیہ کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے پیار کرتی اور اسی پر توکل رکھتی ہے اور اسی کو ہر قسم کی طاقت اور قوت کا سرچشمہ سمجھتی ہے۔

پس احباب جماعت کا یہ فرض ہے کہ وہ ان ایام میں کثرت سے یہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس بین الاقوامی اور عالمگیر فساد کے خطرہ کو ٹال دے۔ جو لوگ ابھی

اسلام کی روشنی سے منور نہیں ہو سکے ان کو بھی اس خطرے کو دور کرنے کی سمجھ عطا ہوتا کہ دنیا کے اُفق پر جو خطرات منڈلا رہے ہیں وہ ٹل جائیں اور ہر طرف امن وامان قائم ہو جائے۔ ایک دوسرا اور بڑا مسئلہ وہ اجتماع ہے جو جنوری میں ہمارے اپنے ملک پاکستان میں منعقد ہونے والا ہے (سُنا ہے اب یہ فروری میں ہوگا) جس میں اسلامی ممالک کے سربراہ شامل ہوں گے اور وہ اپنی کانفرنس میں سر جوڑ کر سوچیں گے۔ احباب جماعت اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھی دعا کریں۔ گریہ وزاری اور تضرع سے بھی اور خاموشی سے بھی اپنے رب کریم کے حضور جھکیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسلامی ملکوں کے سربراہوں کو صرف وہی فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اسلامی تعلیم کی رُو سے فساد کی جگہ اصلاح کی فضا پیدا کرنے کا موجب ہوں گویا فساد کے ہر پہلو سے ان کی سوچ، ان کے فیصلے اور ان کے عمل محفوظ رہیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲؍جنوری ۱۹۷۴ء صفحہ ۲، ۳)

❁❁❁